رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ط | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردے گا

(الہام حضرت مسیح موعود)

چندہ بیرون ممالک سے

سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا ۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۴ | ۳ فروری ۱۹۱۷ء | شنبہ | مطابق ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ | نمبر ۶۱

مدینۃ المسیح

الحمد للہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح کی طبیعت اچھی ہے، اور حضور نے درس قرآن کریم بھی ایک دن بیچ کر کے شروع فرمادیا ہے،

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ۔ حضرت مولانا شیر علی صاحب جناب حافظ روشن علی صاحب ۔ جناب ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب اور شیخ محمد اسمٰعیل صاحب جناب ماسٹر محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر کے ہمراہ انکے نکاح ثانی کے رخصتانہ کی تقریب پر گوجرانوالہ تشریف لے گئے ہیں *

بڑی خوشی کی بات ہے کہ احمدیہ کو اپریٹو سٹور نے اپنا کام شروع کردیا ہے۔ اور اسوقت تک آرد گندم ۔ چاول ۔ گھی ۔ تیل ۔ دال کئی قسم نمک ۔ کھانڈ اور بتولے مہیا کئے جاچکے ہیں۔ جن کی بکری ہو رہی ہے، ہم کارکنان سٹور کو اس کارخیر کے اجراء پر مبارکباد دیتے اور دعا [illegible]

اخبار احمدیہ

ایک طالب حق کی تشفی

ماسٹر عبد الرحیم صاحب لکھتے ہیں کہ کولمبو واقعہ سیلون کے ایک قابل نوجوان سے میری خط وکتابت عرصہ سے ہو رہی تھی۔ ان کو مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ صاحب سے عقیدت تھی ان اصحاب کی اس شہرت کے باعث جو احمدی قوم نے انکو دے رکھی تھی۔ ہمارا سیلونی دوست ان ہر دو کو

Pen and tongue of the Promsid messiah

یعنے مسیح موعود کی قلم وزبان لکھا کرتا تہا۔ مگر جب اسے تشریح کے ساتھ بتایا گیا کہ

Pen and tongue

یعنے قلم وزبان کی جگہ اگر انکو Translater and lawyer

یعنے مترجم و مشیر قانونی کہا جائے تو موزون و مناسب ہے نیز ان حضرات کو جب انکے اصل رنگ میں دکھایا گیا تو ہمارے دوست نے لکھا کہ وہ آپکے جوابات نہایت قابل اطمینان ہیں میری تسلی ہوگئی۔ ان جوابات کو ریویو میں شایع کرنا چاہیئے۔ تاکہ بہت لوگ غلطی سے بچ جائیں " فالحمد علی ذالک *

نومبائعین نائجیریا

سابق شایع شدہ اصحاب کے علاوہ ذیل کے دو اور دوست حضرت خلیفۃ ثانی کے ہاتھ پر سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اور حضرت اقدس کے حضور بڑے اخلاص کے خط لکھے ہیں (۱) عبد السلام عثمان (۲) مٹیا میبو یوسف ۔ نیز قاضی عبد اللہ صاحب نے تار دیا ہے، کہ نائجیریا میں سلسلہ حقہ کے ممبروں کی تعداد اب ایک سو تک پہونچ گئی ہے ۔ وہاں اب کوئی واعظ بھیجا جائے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان نومبائعین کو استقامت بخشے آمین ۔ اللہم زد فزد *

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان چھپکر شایع ہوا)

احمدیہ کواو پریٹو سٹور۔ قادیان

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی احمدیہ کواو پریٹو سٹور کی نسبت تحریر فرماتے ہیں:۔ "میں تصدیق کرتا ہوں کہ احمدیہ کواو پریٹو سٹور میری اجازت اور پسندیدگی کے ماتحت قایم ہوا ہے۔ اور اس میں کام کرنیوالے ایسے لوگ ہیں۔ جو صرف جماعت کی خدمت کے لئے نہ کسی اور غرض سے یہ کام کرتے ہیں۔ بہت سے امور میں مجھ سے مشورہ بھی لے لیتے ہیں۔ اس لئے میں انکی سفارش کرتا ہوں میرے نزدیک وہ انشاء اللہ تعالےٰ بہت دیانتداری سے کام کرینگے"

خاکسار مرزا محمود احمد

سکرٹری صاحب سٹور مذکور امید کرتے ہیں کہ اس تصدیق کے بعد احباب سٹور کی سر پرستی کی طرف توجہ فرمائینگے۔ اور بہت جلد اسکے سرمایہ کو ایک لاکھ کر دینے کی کوشش کرینگے ۔

ہمارا ترجمۃ القرآن

نواب سرور جنگ مشیر حیدر آباد دکن اور رئیس دہلی و لکھنؤ ہمارے ترجمۃ القرآن کی نسبت، مکرمی محمد عثمان صاحب لکھنوی کو تحریر فرماتے ہیں:۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا کرمنامہ وصول ہوا اس سے قبل کسی شخص نے مجھ کو اشتہار اس ترجمہ کا دیا تھا۔ اس میں بطور نمونہ سورہ فاتحہ کا ترجمہ مع نوٹس بھی تھا۔ واقعی ترجمہ نہایت عمدہ ہوا ہے۔ چنانچہ اسی بیماری کی حالت میں میں نے برخوردار مرزا فیض حسین بیگ تعلقدار طول عمرہ سے لکھوا کر بھیجدیا کہ جلد درجہ اول قیمتی ہے عہ بھیجدی جائے۔ شاید یہ آرڈر لاہور بھیجا گیا ہے۔ والسلام"

اسکے بعد ان کا ایک اور خط یہ موصول ہوا جسمیں آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"جو تفصیل آپنے تحریر کی ہے۔ اسکے مطابق وہ اشتہار تھا۔ بلکہ ایک نوٹ میں اشارہ خود حضرت قادیانی صاحب کی طرف تھا۔ اگرچہ لاہور فرمایش لکھدی گئی ہے۔ تاہم اگر آپ پارہ مترجم کی جلد دیسکتے ہیں تو وہ بھی بھیجدیجئے۔ واقعی قادیانی حضرات نے نہایت عمدہ کام کیا ہے۔" ۔ ۔

تصحیح

گذشتہ پرچہ کے صفحہ تین پر صرف "زرسے طلبی" چاہیئے تھا۔ لیکن چونکہ یہ ایک مشہور مصرع کا حصہ ہے۔ اس لئے کاتب صاحب نے سارا مصرع ہی لکھدیا۔ جو مضمون کے سیاق وسباق کے لحاظ سے درست نہیں۔ ناظرین صرف "زرسے طلبی" ہی سمجھیں ۔

فہرست نومبائعین

میاں فخر الدین صاحب ۔ میسور
میاں یعقوب صاحب ۔ پالماس ویلیس
فضلکریم صاحب ۔ جہلم
اہلیہ ستار محمد صاحب ۔ ״
محمد خان صاحب ۔ ״
اہلیہ ״ ״ ״
حیدر خان صاحب ۔ ״
عبد اللہ خان صاحب ۔ ״
مسماۃ لالا بی بی ״
والدہ محمد خان صاحب ۔ ״
بابو سید غلام رسول صاحب کٹک
سایرہ دختر روشن دین صاحب جالندہر
محمد ظریف خان صاحب ۔ ڈیرہ اسمعیلخان
اہلیہ صاحبہ مولوی محمد عبد الخالق صاحب ۔ گیا
اہلیہ منشی حیات محمد صاحب ناندوڑہ
میاں اللہ دتا صاحب گوجرانوالہ
اہلیہ ״ ״ ״ ״
اہلیہ حکیم فیض بخش صاحب سنگرور
اہلیہ بابو محمد عبد اللہ صاحب ۔ فیروزپور
مولوی شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پت
احمد الدین صاحب ۔ لائل پور
بھن ۔ ״
فضل الدین صاحب ۔ ״
سلطان محمد خان صاحب ۔ جہلم
فتح محمد صاحب ۔ ״
مستری غلام محمد صاحب ۔ ״
میاں محمد صاحب ۔ ״
فتح محمد صاحب دوئم ״

اہلیہ بابو محمد فضل صاحب فیروزپور
شاہ محمد صاحب ۔ گجرات
محکم الدین صاحب ۔ سیالکوٹ
مسماۃ اچھی ۔ ہوشیارپور
مستری سید نظام الدین صاحب حیدر آباد دکن ۔
مسماۃ جنت بی بی ۔ گوجرانوالہ
رولیا ۔ ہوشیارپور
مسماۃ فضل بیگم ۔ گجرات
اہلیہ عبد الحکیم صاحب مردان
بنت ״ ״ ״ ״
بنت ״ ״ ״ ״
عبد العزیز ولد ״ ״ ״
ناصر احمد ولد ״ ״ ״
اللہ دتا صاحب ۔ سرگودہ
والدہ غلام رسول صاحب سیالکوٹ
محمد یوسف صاحب ۔ ״
فضل حسین صاحب قریشی گجرات
ولی داد صاحب ۔ سیالکوٹ
بابو محمد عبد الرحمن صاحب میسور
بابو عبد الغنی صاحب ۔ کراچی
میاں کالا ۔ کیورتھلہ
عبد العزیز صاحب ۔ کشمیر
شمس الدین صاحب ۔ گوجرانوالہ
باز خان صاحب ۔ جہلم
عبد اللہ خان صاحب ״
حافظ نور محمد صاحب ۔ ״
فتح محمد خان صاحب ۔ ״
مستری فضل ۔ ״
محمد صدیق صاحب ہوشیارپور

بیعت خلافت

(۱) محمد بخش صاحب ۔ شاہ پور (۲) بابو اللہ دتا صاحب ایبٹ آباد (۳) شمس الدین صاحب بھاگلپور (۴) حکیم شعبان صاحب ۔ لاہور

جنگ کی خبریں

مہم عراق عرب

لنڈن ۲۹ جنوری ۔ عراق عرب کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ اب ہم کوت العمارہ کے جنوب مغرب میں ۔ ۲ گز کے ایک محاذ پر ترکوں کی پہلی اور دوسری لائنوں پر قابض ہیں ۔ ۹۵۰ مردہ ترک اکٹھے کئے گئے ۔ اور اس سے بھی زیادہ لاشیں وہاں موجود تھیں ۔ جو شمار نہیں کیگئیں ۔ ہمنے ۱۲۳ قیدی ایک توپ ۔ تین خندقی مارٹر توپیں اور ایک میکسم توپ گرفتار کی ۔

قیصر جرمنی کا شاہ یونان کو مشورہ

لنڈن ۳۰ جنوری ۔ ڈیلی کرانیکل کو ایتھنز سے موصول شدہ ایک تار خبر مظہر ہے کہ بطور امر واقعہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ قیصر نے براہ راست شاہ کانسٹنٹائن کو الٹی میٹم منظور کر لینے کی صلاح دی ہے کیونکہ جرمنی کے لئے یونان کی مدد کے واسطے فوج روانہ کرنا ناممکن ہو۔

آیندہ جارحانہ کارروائی

لنڈن ۳۰ جنوری ۔ ریوٹر کا قائم مقام فرانسیسی ہیڈ کوارٹر سے اس زبردست سرگرمی کا حال تحریر کرتا ہے ۔ جو فرانسیسی لائنوں کے عقب میں آیندہ جارحانہ کارروائی کی تیاری کے متعلق ہو رہی ہے ۔ زمین کی کھدائی اور سڑکوں کا بنانا بلا توقف جاری ہے اور کئی قسم کی پٹڑیوں کی ریلوے لائنوں کا ایک حیرت انگیز سلسلہ مکمل ہو گیا ہے ۔ دشمن کو کسی طرف سے بھی یہ سراغ نہیں مل سکتا کہ آیندہ ضرب کس طرف سے لگائی جائے گی ۔ نامہ نگار مظہر ہے کہ اگر جرمنوں نے سوئیٹزرلینڈ کی راہ حملہ کیا ۔ تو وہ فرانسیسیوں کو وہاں پورے طور پر تیار پائینگے ۔

لگاتار حملے

لنڈن ۲۹ جنوری ۔ آج بعد دوپہر کا فرانسیسی اعلان مظہر ہے کہ ہرٹ مینز ویلر کو پرے کیا گیا ۔ ایک جرمن حملہ آسانی سے پسپا کیا گیا ۔ دشمن کا ایک ہوائی جہاز نیچے گرایا گیا ۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے ایتھنز سیوی اور ایٹر یلیس پر بم بازی کی ۔

دشمن کی تجاویز ۔ لنڈن ۲۹ جنوری ۔ فرانسیسی اخبارات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۳ر فروری ۱۹۱۶ء

کیا براہین احمدیہ الہامی کتاب ہے؟

مخالفین و معاندین سلسلہ عالیہ احمدیہ جب اس بات سے عاجز آجاتے ہیں کہ احمدیوں کے ان دلائل و براہین کی تردید کر سکیں۔ جو وہ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے متعلق قرآن کریم کی آیات و احادیث کی غیر ممکن التردید نصوص پیش کرتے ہیں تو وہ کئی قسم کے حیلہ حوالوں سے اسبات کی کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح ہمیں اس بحث میں نہ پڑنا پڑے۔ اور جسطرح ہو سکے اس بحث کو ٹلا دیا جائے۔ اس کے لئے اول تو وہ یہی کہا کرتے ہیں کہ تم (حضرت) مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا ثابت کرو۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات و حیات کے متعلق بحث کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ جب تک اس امر کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ کہ مدعی جس عہدہ کا دعویٰ کرتا ہے آیا وہ جگہ خالی بھی ہے یا نہیں۔ اگر وہ جگہ خالی ہے۔ تب تو بیشک کسی مدعی کے دعویٰ پر اس طرح غور کیا جا سکتا ہے۔ کہ آیا اسکو اس عہدہ جلیلہ پر مقرر کیا گیا ہے یا نہیں۔ لیکن اگر وہ پہلا شخص ابھی تک اسی طرح اپنے عہدہ پر قائم ہو۔ تو پھر کون عقلمند ہے جو اس مدعی کے دعویٰ پر غور کرے۔ کیونکہ جب وہ جگہ خالی ہی نہیں ہوئی۔ تو کسی دوسرے کا اسپر تقرر کیسا؟

پھر بعض لوگ یہ تو نہیں کہا کرتے۔ کہ ہم وفات و حیات مسیح علیہ السلام کے مسئلہ میں بحث کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ وہ تیار ہو جاتے اور کہتے ہیں کہ ہم حضرت مرزا صاحب کی کتب سے ہی ثابت کرتے ہیں کہ جناب مسیح علیہ السلام زندہ ہیں چنانچہ وہ براہین احمدیہ میں سے یہ حوالہ نکال کر پیش کرنا چاہتے ہیں کہ مسیح دوبارہ اس جہان میں تشریف لائینگے۔ اس بیان سے کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہی اعتراض کیا گیا کہ آپ نے پہلے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ مسیح دوبارہ آئے گا۔ لیکن اب یہ فرماتے ہیں کہ مسیح فوت ہو گیا۔ اس کا جواب حضور نے بوضاحت اپنی کتاب اعجاز احمدی کے صفحہ ۳۰ میں درج فرمایا ہے۔ جس کا ابتدائی حصہ یہ ہے:۔

"یہ کیا کیا اعتراض بنا رکھے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں کہ مسیح موعود کا دعویٰ کرنے سے پہلے براہین احمدیہ میں عیسےٰ علیہ السلام کے آنے کا اقرار موجود ہے اے نادانو! اپنی عاقبت کیوں خراب کرتے ہو۔ اس اقرار میں کہاں لکھا ہے کہ یہ خدا کی وحی سے بیان کرتا ہوں۔ اور مجھے کب اسبات کا دعویٰ ہے کہ میں عالم الغیب ہوں۔ جب تک خدا نے مجھے اس طرف توجہ نہ دی۔ اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے۔ اور عیسےٰ فوت ہو گیا ہے تب تک میں اسی عقیدہ پر قائم تھا۔ جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے۔ اسی وجہ سے کمال سادگی سے میں نے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین احمدیہ میں لکھا ہے۔ جب خدا نے مجھ پر اصل حقیقت کھول دی۔ تو میں اس عقیدہ سے باز آگیا۔ میں نے بجز کمال یقین کے جو میرے دل پر محیط ہو گیا اور مجھے نور سے بھر دیا۔ اس رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا۔" اعجاز احمدی صفحہ ۶

جس وقت ان لوگوں کے سامنے یہ عبارت پیش کی جاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یہ عقیدہ رسمی عقیدہ تھا میں نے لکھ دیا۔ اور جب خدا کے الہام نے مجھے اسبات سے ہٹا دیا اور اسپر قائم نہ رہنے دیا۔ تب میں اسکے خلاف کہنے لگا۔ ہاں اگر میرا کوئی الہام ہو جسمیں یہ لکھا ہو۔ کہ حضرت عیسےٰ زندہ ہیں تو وہ تم پیش کرو۔ جبوقت یہ بات مخالفین کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ وہ کہدیا کرتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی یہ کتاب براہین احمدیہ ہی الہامی ہے یعنی اس میں جو کچھ لکھا ہوا ہے۔ وہ سارے کا سارا خدا کا الہام ہے۔ اور وہ اسکے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اشتہار کی عبارت پیش کیا کرتے ہیں۔ جو حضرت نے براہین کے متعلق لکھ کر شائع فرمایا تھا۔ اور جس میں لکھا تھا کہ:۔

"کتاب براہین احمدیہ جسکو خدا تعالیٰ کی طرف سے مؤلف نے ملہم و مامور ہو کر بغرض اصلاح و تجدید دین تالیف کیا ہے۔"

یہ اشتہار جس سے یہ عبارت نقل کیگئی ہے۔ آئینہ کمالات کے ساتھ بھی منسلک ہے۔ منقولہ فقرہ سے معترضین یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ براہین احمدیہ ساری کی ساری الہامی کتاب ہے۔ اس لئے اس میں جو مسیح کی حیات کا ذکر ہے۔ وہ بھی الہامی عبارت میں ہے۔ اسکا غلط فہمی یا فریب دہی کے کئی ایک جواب ہیں۔ اول تو یہ کہ اس کتاب کا مؤلف خود اسبات کو تسلیم نہیں کرتا کہ یہ ساری کی ساری کتاب الہامی ہے۔ جب مؤلف کتاب یعنی حضرت مسیح موعود اسبات کو تسلیم نہیں کرتے کہ یہ کتاب ساری الہامی ہے۔ تو پھر کسی دوسرے کو کب یہ حق حاصل ہے کہ کہے کہ اس کتاب کے سب مضامین الہام الٰہی ہیں۔

(۲) دوسرا اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اگر یہ کتاب ساری کی ساری الہام الٰہی ہوتی۔ تو پھر اسبات کے التزام کی کیا ضرورت تھی۔ کہ اس میں الہامات کو دوسری عبارت سے متمیز کر کے لکھا گیا۔ اور ایک حصہ الہام الٰہی قرار دیا گیا۔ براہین احمدیہ کے دیکھنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ جس جگہ الہامات درج کئے گئے ہیں وہ اسی انداز سے ہیں کہ صاف طور معلوم ہو کہ یہ الہام ہیں۔ اور یہ غیر الہام اگر ساری کی ساری کتاب الہام ہی الہام تھی۔ تو پھر اس التزام کے کیا معنے۔ لیکن اصل بات یہی ہے کہ الہام الگ ہیں۔ اور غیر الہام عبارت الگ۔

(۳) اس فقرہ سے بھی کہ "یہ کتاب براہین احمدیہ جسکو خدا تعالیٰ کی طرف سے مؤلف نے ملہم و مامور ہو کر بغرض اصلاح و تجدید دین تالیف کیا ہے" یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ کہ براہین کے مضامین الہام الٰہی ہیں۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ خدا کی طرف سے حکم ہوا کہ تم مصلح اُمت ہو۔ اور ہم تمہیں اصلاح کے لئے مقرر کرتے ہیں۔ تمہارا فرض یہ ہے کہ تم قرآن کریم اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیت ثابت کرو۔ چنانچہ آپ نے اپنی اس کتاب میں اور باقی تمام تصانیف میں اسبات کو ثابت کر دیا پس آپ نے جو ثابت کرنا تھا وہ کیا۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ کیسے نکلا۔ کہ ساری براہین الہام الٰہی ہے۔

(۴) دلیل اس امر کی کہ براہین احمدیہ کے سب مضامین الہام نہیں ہیں یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے اسی اشتہار میں جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ جہاں نشانات صداقت کی تفصیل فرمائی ہے۔ تیسری قسم کے نشانات بیان فرماتے ہوئے ارقام فرمایا ہے کہ:۔

"سوم وہ نشان کہ جو کتاب اللہ کی پیروی اور متابعت

رُسول برحق سے کسی شخص تابع کو بطور وراثت ملتی ہیں - جنکے اثبات میں اس بندۂ درگاہ نے بفضل خداوند حضرت قادر مطلق یہ بدیہی ثبوت دکھلایا ہے کہ بہت سے سچے الہامات اور خوارق اور کرامات اور اخبار غیبیہ اور اسرار لدنیہ اور کشوف صادقہ اور دُعائیں قبول شدہ - کہ جو خود اس خادم دین سے صادر ہوئی ہیں - اور جن کی صداقت پر بہت سے مخالف مذہب (آریوں وغیرہ) بشہادت رویت گواہ ہیں - کتاب موصوف میں درج کئے گئے ہیں ''

اس عبارت نے اس مسئلہ کو قطعی طور پر صاف کر دیا ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں - کہ اس کتاب میں بہت سے الہامات درج ہیں نہ یہ کہ یہ ساری کتاب ہی الہامات الٰہیہ ہیں - اور اسبات کو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں - کہ حضرت اقدس نے ہر جگہ الہامات کو اپنی عبارات سے متمیز کر کے تحریر فرمایا ہے - بس یہ بات صاف ہو گئی - اور ان لوگوں کی دہوکہ دہی کا راز کھل گیا جو کہا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنی الہامی کتاب براہین احمدیہ میں حیات مسیح کا عقیدہ ظاہر کیا ہے - غرض اب کوئی ذی ہوش انسان یہ نہیں کہہ سکتا - کہ براہین احمدیہ کے سارے مضامین الہامی ہیں - ہاں ہم اسبات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اس میں حضرت نے الہامات الٰہیہ بھی درج فرمائے ہیں - اور حیات مسیح کا عقیدہ جیسا مشہور عام تھا - اسی طرح بسبیل تذکرہ لکھ دیا نہ کہ کسی الہام کی بنا پر - چونکہ یہ عقیدہ غلط تھا - اسلئے خدا نے اپنے مامور کو اس غلطی سے آگاہ فرما دیا - اور اس عظیم الشان معلم نے اس غلط عقیدہ کا خوب ابطال کر دیا ؎

ویدوں کو نئی شکل دینے کی تجویز

۲۱ر جنوری ۱۹۱۷ء کے پرکاش کے صفحہ ۱۲ پر ایک مہاشہ صاحب کا مضمون چھپا ہے - جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب آریہ مہاشوں کو بھی یہ ضرورت محسوس ہونے لگی ہے کہ وید مقدس کی اصلاح کی جائے - اور اس کو اس قابل بنایا جائے - کہ لوگوں کو اسپر نکتہ چینی کی گنجائش نہ رہے - چنانچہ مہاشہ موصوف لکھتے ہیں کہ :-

'' چند روز ہوئے مجھ کو کسی اخبار سے معلوم ہوا کہ برائے شیو ناتھ صاحب پنشنر جو ڈیرہ دون میں آجکل براجمان ہیں - اور ویدک کرم کانڈ کے پورے شردھالو اور بھگت ہیں - کوئی یگیہ رچنے والے ہیں عبارت سے ایسا معلوم ہوتا تھا - شاید سومیگ جس میں پشو بدھ کیا جاتا ہے - کرنیوالے ہیں - اغلب ہے کہ بہت جلدی یہ کرم کانڈ کیا جاوے گا - پنجاب میں ایسے یگیہ کے پرچار ہونے کا میری نظر میں پہلا موقعہ ہے - اب ہمارا کرتویہ یہ ہونا چاہیئے کہ چاروں ویدوں میں جہاں پشو بدھ کا ذکر نویں بھاشیہ کاروں نے برتن کیا ہے - انکو نکالکر ان شبدوں کے ارتھوں کی درستی کا وچار ضرور کریں ''

مندرجہ بالا عبارت سے یہ بات تو پایہ ثبوت پہنچ گئی کہ وید دوسرے لوگوں کی دست بُرد سے محفوظ نہیں رہے اور بقول آریہ مہاشہ کے '' بھاشیہ کاروں '' نے اپنی طرف سے ان میں جو جی چاہا ملا دیا ہے - اب اسبات کا فیصلہ کرنا کہ کونسی بات بعد میں ویدوں میں ملائی گئی ہے - اور کونسی اصلی ہے مشکل ہی نہیں بلکہ محال ہے - اور اس سے آریہ صاحبان کا یہ دعویٰ بھی باطل ہو جاتا ہے کہ وید جوں کے توں ابتدائے آفرینش سے اسوقت تک محفوظ چلے آرہے ہیں کیونکہ اسکے ایک مہاشہ صاحب خود مانتے ہیں کہ بھاشیہ کاروں کی دست برد سے وید محفوظ نہیں رہ سکے - اور جب محفوظ نہیں رہ سکے - تو معلوم ہوا کہ جسوقت سے خدا تعالےٰ نے انکی حفاظت کو ترک کیا اور بھاشیہ کاروں کو اپنے حسب منشا تغیر و تبدل کرنے کا موقعہ دیا - اسی وقت سے ویدوں کو انسانوں کے لئے قابل عمل در آمد بھی نہ رکھا ؎

آریہ صاحبان کی خدمت میں ہماری طرف سے ایک بار نہیں بلکہ کئی بار ویدوں کی ناقابل عمل تعلیم پیش کر کے گذارش کیگئی ہے - کہ یا تو آپ صاحبان یہ تسلیم کریں کہ اس قسم کی تعلیم ویدوں میں بعد میں ملائی گئی ہے - اور وید اپنی اصلی شکل و صورت میں موجود نہیں ہیں - یا اسپر عمل کر کے دکھائیں مثلاً ۴۴ برس تک برہم چریہ رکھنا - اور چار سو سال کی عمر پانا - تمام عمر برہمچاری رہنا - بھوری آنکھ والی اور پاربتی وغیرہ نام والی عورت سے شادی نہ کرنا وغیرہ وغیرہ ؎

اسکے متعلق اسوقت تک صدائے برنخواست والا معاملہ ہوتا رہا ہے - لیکن خوشی کی بات ہے کہ اب جبکہ ایک آریہ مہاشہ نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ جانور کو مار کر یگ کرنے کے متعلق ویدوں میں جو منتر پائے جاتے ہیں - انکو نکال دینا چاہیئے - تو اس مفید تجویز کو عمل میں لاتے ہوئے دوسری ایسی باتوں سے بھی ویدوں کو خالی کر دیا جائیگا - جو ناقابل عمل یا باعث اعتراض ہوتی ہیں ؎

اس موقعہ پر ہم مسافر آگرہ کے ہمدردان ایڈیٹر کو بھی توجہ دلاتے ہیں کہ وہ بجائے اسکے کہ قرآن کریم کی ترتیب وغیرہ کے متعلق مسلمانوں کو کوئی مشورہ دینے کی تکلیف گوارا کرے اپنے گھر کی فکر کرے اور بہت جلدی ویدوں کے متعلق مندرجہ بالا تجویز کو کام میں لانے کی کوشش کرے - اور مہربانی کر کے بتلائے کہ وید جو خود اپنی اصلاح کے لئے انسانوں کے محتاج ہیں تو پھر ان سے یہ توقع کس طرح رکھی جا سکتی ہے - کہ وہ انسانوں کی اصلاح کا باعث ہو سکیں گے ؎

دہوکہ دہی اور استہزا سے باز آؤ

۱۸ر جنوری کے اخبار پیغام صلح میں ایک مدعی نبوت کی سُرخی کے نیچے ایک نوٹ لکھا گیا ہے - جسمیں محمد بخش نامی مجنون کی طرف سے لکھایا ہوا یا خود لکھا ہوا خط درج ہے - اور اسکے دعویٰ نبوت کو پیش کر کے جماعت احمدیہ پر استہزا کیا گیا ہے اس نوٹ کو پڑھ کر ہم پہلے دعا کرتے ہیں کہ اے آسمان و زمین کے خدا اے علیم و خبیر مولا - اے حق و ناحق میں فیصلہ کرنیوالے اے قادر و قدیر تو ان تمام لوگوں کو ہدایت فرما - جو احمدی نام کا دعویٰ کر کے جھوٹ بولنا دہوکہ دینا اپنا شعار بنا رہے ہیں - الٰہی اگر یہ باز نہ آئیں تو پھر خود پکڑ اور خوب پکڑ - آمین ثم آمین -

اس دعا کے بعد اظہار واقعہ کے لئے اسقدر بتا دیتے ہیں کہ غریب محمد بخش ایک مدت سے بیمار ہے - جس کا مولوی محمد علی صاحب اور انکے رفقاء کو علم ہے - حضرت خلیفۃ اول کے زمانہ میں وہ اکثر کہا کرتا تھا کہ نور الدین نے میرا حق چھین لیا ہے وہ غاصب ہے - حضرت کے گھوڑے سے گرنے کو وہ غصب کی سزا کہا کرتا تھا - اب بھی قادیان میں آتا - اور حضرت خلیفۃ ثانی سے درخواست کر کے مالی امداد لیتا رہتا ہے - غریب معذور اور قابل رحم ہے - اللہ تعالےٰ سے دعا اور اظہار واقعہ کے بعد ہم کم از کم ایسے لوگوں کو جو غیر مبائعین سے تعلق تو رکھتے ہیں مگر ناشائستہ افعال کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں نصیحت کرتے ہیں اور ہمدردی سے کہتے ہیں کہ وہ سر غنہ ہائے پیغام کو جھوٹ بولنے اور استہزا کرنے سے روکیں اور خود ان کا شکار ہونے سے بچیں - انکی ہر بات کے متعلق الفضل کا جواب دیکھ لیا کریں یا ہم سے خط لکھ کر دریافت کر لیا کریں ؎

چند اعتراضوں کا جواب

از مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

۱۸ر نومبر ۱۹۱۶ء کے پرچہ اخبار پیسہ کے چوتھے صفحہ پر کسی شخص مفتی عبد القادر نام کا ایک مضمون چھپا ہے۔ جس کی سرخی ہے "ماہیت وھویت قادیانی"۔ اس مضمون میں جو جو اعتراضات راقم مضمون نے کئے ہیں۔ گو ان کا جواب کئی بار دیا جا چکا ہے لیکن بایں خیال کہ شاید راقم مضمون کو ان جوابات کا علم نہ ہو اسلئے ہم معترض اور اسکے ہم مشربوں کے لئے اب پھر جواب لکھ دیتے ہیں۔ ممکن ہے کوئی سعید روح اس سے فائدہ اٹھا کر حق کو قبول کر لے۔ معترض نے اپنے مضمون میں حضرت اقدس جناب مرزا صاحب کی نسبت بہت ہی نا ملائم اور خلاف حیا وتہذیب الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جنکے جواب کو ہم خدا تعالےٰ کے سپرد کرتے ہیں۔ اور اپنے درد مند دل کے علاج کی اسی سے درخواست کرتے ہیں۔ کیونکہ وہی ہے۔ جو اپنے بندوں کے لئے ہر حال میں کافی ہے۔ باقی نفس مضمون سے اعتراضات کا جواب طالبان حق کے استفادہ کے لئے بحولہ وقوتہ ذیل میں عرض کئے دیتے ہیں ٭

مفتی۔ مرزا غلام احمدؐ قادیانی کی طرح دعویٰ مسیلمہ کذاب نے بھی کیا تھا۔ اسکو عسکر ابوبکرؓ نے قتل کر دیا تھا۔ اسی طرح اور کذاب بھی گذر چکے ہیں۔ جن کا ظاہری حال یہی ہوا ٭

احمدی۔ مسیلمہ کذاب اور اسکے امثال نے مفتریانہ دعویٰ کیا اور اپنے افترا کے بموجب آیت ولو تقول علینا الخ قتل کی سزا بھی پائی۔ پر کیا معترض بتا سکتا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب بھی قتل ہوئے۔ جس سے آپ کا مفتری ہونا ثابت ہوتا ہو یا یہ کہ آپ سچے نبیوں اور رسولوں کی طرح اپنے الہام یا عیسیٰ انی متوفیک الخ اور الہام واللہ یعصمک من الناس کے مطابق مفتریانہ وعید اور سزا سے محفوظ رہ کر اپنے دعاوی میں سچے ثابت ہوئے۔ اب معترض کا اپنے بیان کردہ معیار کے رو سے حضرت مرزا صاحب کو صادق فی الدعویٰ پاکر پھر بھی منکر رہنا اور آپ پر ایمان نہ لانا اسے خود ملزم گردانتا ہے۔ ولیس منہ مفر ولا محیص ٭

مفتی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعوےٰ اس پر آ-
میں کیا ہے کہ میں عیسیٰ موعود ہوں۔ اور اسپر تفریع یہ کی کہ جو میرا منکر ہے۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے ٭

احمدی۔ حضرت مرزا صاحب اگر اپنے دعویٰ نبوت میں سچے ہیں۔ تو بلا ریب آپ کا منکر کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ مسیح موعود کو سب غیر احمدی بالاتفاق نبی مانتے ہیں۔ اور اسکے منکر کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج تسلیم کرتے ہیں۔ پس اگر وہ مسیح موعود حضرت مرزا صاحب ہی ثابت ہو جائیں۔ تو یہی مسئلہ انکے منکروں پر بھی عائد ہوگا

پھر پہلا مسیح جو اسرائیلی نبی تھا۔ جبکہ نصوص قرآنیہ و حدیثیہ سے فوت شدہ ثابت ہے۔ اور آنے والا سورہ نور کی آیت استخلاف اور حدیث بخاری کے الفاظ امامکم منکم کے مطابق امت محمدیہ میں سے ایک فرد ثابت ہوتا ہے تو وہ خواہ حضرت مرزا صاحب ہوں۔ یا کوئی اور۔ بہرحال مسیح موعود کی شان میں آنے سے وہ نبی ہی ہوگا۔ اور اس کا منکر کافر اور دائرہ اسلام سے خارج بھی ضرور ہوگا۔ ہاں آ۔ دیکھنا یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود ہیں یا نہیں سو اسکے لئے منہاج نبوت کے رو سے آپکے دعوے کو پرکھا جائے تو آپ اپنے دعوے میں سچے ثابت ہوتے ہیں۔ پھر ہزاروں لاکھوں نشانات جو زمین و آسمان میں ظاہر ہوئے ان سے آپکی اسطرح سے تصدیق ہوتی ہے۔ کہ کسی خدا ترس منصف اور طالب حق کے لئے انکار کی مجال نہیں رہتی۔ نمونہ کے طور پر نشانات کا علم حاصل کرنا ہو تو آپکی کتاب تریاق القلوب نزول المسیح۔ حقیقۃ الوحی کا مطالعہ کرنا چاہیئے ٭

مفتی۔ عادت اللہ اسی طرح جاری ہے کہ ہر رسول پر وحی اسکی زبان میں نازل ہوتی ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا۔ اگر قرآن شریف عربی نہ ہوتا۔ تو منکرین یہی کہتے کہ رسول عربی اور کتاب اعجمی ہے۔ ءاعجمی وعربی (الآیۃ پ ۲۵) قادیانی کی ساختہ وحی ساری عربی ہے۔ مدعی پنجابی اور وحی عربی۔

احمدی۔ آنحضرتؐ دنیا کی ساری قوموں کی طرف رسول ہو کر آئے تھے۔ ایسا ہی آپکے نائب آپکے مظہر اتم حضرت مرزا صاحب بھی ساری قوموں کی طرف نبی اور رسول کر کے بھیجے گئے۔ آنحضرتؐ کی وحی کا عربی میں نازل ہونا اہل عرب کی طرف آپکے رسول ہونے کی خصوصیت کے لئے نہ تھا۔ کیونکہ اس سے آپکی رسالت کا دائرہ صرف اہل عرب کے لئے محدود ٹھہرتا، جس سے آپ کی سخت ہتک متصور تھی۔ پس آپکی وحی کا عربی میں نازل ہونا اس لئے نہ تھا کہ آپ کی قوم دعوت صرف قوم عرب تھی۔ بلکہ اسلئے تھا کہ عربی زبان ام الالسنہ ہونے کے لحاظ سے آپکی وحی عام رسالت کی مطابقت میں تھی نہ غیر۔ ہاں عربی زبان میں وحی کا نزول بلحاظ انکے ہمزبان ہونے کے اقرب اور نزدیک ترین تھا۔ دوسرے سب قوموں سے خطاب وحی کے پہلے مخاطب وہی تھے۔ اسلئے بلحاظ اس خصوصیت کے انپر اس طور سے بھی حجت قائم ہوگئی ٭

پس آنحضرتؐ کا باوجودیکہ وہ عربی ہیں جبکہ پنجابی لوگوں کی طرف بھی رسول ہونا مسلم ہے۔ اور آپکی عربی میں وحی اہل پنجاب وغیرہ کے لئے مناسب ہے۔ تو کیوں آپکے نائب اور مظہر رسول کی عربی وحی کو غیر مناسب سمجھا جاتا ہے۔ اور اسپر اعتراض کیا جاتا ہے ٭

علاوہ اسکے معترض کا یہ قول کہ "قادیانی کی ساختہ وحی ساری عربی میں ہے"۔ صحیح نہیں۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب کو خدا کی طرف سے وحی عربی زبان کے علاوہ۔ اردو۔ فارسی۔ انگریزی۔ سنسکرت۔ عبرانی اور یونانی زبان میں بھی ہوئی ہے ہاں زیادہ تر وحی عربی میں ہوئی ہے۔ اور یہ اسلئے کہ دوسرے انبیاءؑ کی قوموں کی زبان چونکہ آنحضرتؐ کی زبان کی بلحاظ اسکے ام الالسنہ ہونے کے فرع تھی۔ اور عربی زبان اصل۔ اسلئے ام الالسنہ میں جو وحی کا نزول تمام زبانوں میں وحی ہونے کے مساوی ہے، جسکی وجہ سے آنحضرتؐ کے بعد حضرت مرزا صاحب پر جو آپکے کامل بروز اور مظہر اتم ہیں۔ عربی زبان میں وحی ہونا بالکل مناسب اور برمحل ہو نہ قابل اعتراض۔ کیونکہ جیسے حضرت مسیح موعود آنحضرتؐ کے مظہر ہیں ایسے ہی آپ کی وحی آنحضرتؐ کی وحی کی مظہر ہے ٭

علاوہ اسکے پنجاب والوں کے لئے حضرت مرزا صاحب کی بہت سی تصانیف علاوہ عربی اور فارسی زبان میں ہونے کے اردو زبان میں بھی ہیں۔ جنکو پنجابی لوگ بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ جنمیں سے بعض کا نام یہ ہے۔ براہین احمدیہ۔ سرمہ چشم آریہ۔ ازالہ اوہام۔ آئینہ کمالات اسلام۔ تحفہ گولڑویہ۔ تریاق القلوب۔ حقیقۃ الوحی وغیرہ ٭

مفتی۔ عیسےٰ موعود کے حق میں یہ حدیث وارد ہے والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم

حکماً عدلاً وعنوۃ یقتل الخنزیر ویضع الحرب و یفیض المال حتیٰ لا یقبلہ احد حتیٰ تکون السجدۃ الواحدۃ خیراً من الدنیا وما فیہا - حضرت نبی کریم صلعم نے فرمایا ...... وہ (یعنی عیسےٰ) حاکم عادل ہونگے اس قادیانی میں کونسی علامت پائی جاتی ہے ؕ

احمدی - معترض نے اس حدیث کے لفظ یکسر الصلیب کو اڑا کر اسکی جگہ "صرف و نحو" اپنے پاس سے رکھ دیا ہے - جو محض تحریف اور الحاد ہے - حضرت مرزا صاحب کا ظہور خدا کے فضل سے اسی حدیث کا مصداق ہے - کیونکہ جیسا کہ اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے - کہ ابن مریم تم میں نازل ہو گا - اور لفظ یوشکن سے بتایا کہ اصل ابن مریم نہیں - بلکہ اس کا مثیل نازل ہو گا - جیسا کہ دوسری حدیث میں و امامکم منکم فرماکر اس کی اور بھی توضیح فرما دی - سو اسی کے مطابق حضرۃ مرزا صاحب ظاہر ہوئے - اور ابن مریم کی مماثلت میں ہی ظاہر ہوئے - ابن مریم جو کنیت ہے - اس کا استعمال تشبیہ میں جائز ہے - جیسا کہ بخاری شریف میں ابو سفیان کے قول میں امِرَ اَمرُ ابن ابی کبشہ کہکر آنحضرت صلعم کو ابن ابی کبشہ کہا گیا - اور اس پیشگوئی میں مسیح موعود کو ابن مریم کے نام سے ذکر کرنا آپ کی دو حیثیتوں کی طرف اشارہ ہے - ایک مریمی حیثیت کی طرف جو آپکے اُمتی ہونے کو ظاہر کرتی ہے - دوسری ابن مریم کی حیثیت جو آپکے نبی ہونے کو بتاتی ہے - جیسا کہ حضرت مرزا صاحب کے امتی نبی ہونے کے دعوےٰ سے ظاہر ہے - کہ آپ ایک پہلو سے اُمتی ہیں اور ایک پہلو سے نبی - جسکے اظہار سے یہ غرض ہے کہ آنحضرت صلعم کی اطاعت ایک اُمتی کو نبی کے مرتبہ تک پہنچا سکتی ہے - جس سے آنحضرت کے کمال افاضہ کا ثابت کرنا مقصود ہے نہ غیر - اور ابن مریم سے مراد اسرائیلی مسیح مراد نہیں - کیونکہ وہ تو صدیوں سے فوت شدہ ثابت ہیں - اور جن کا مرکر واپس آنا از روئے نصوص قرآنیہ و حدیثیہ محال اور ممتنع ہے - پس اصل بات یہی ہے - کہ آنے والا مسیح ابن مریم آنحضرت صلعم کی امت کا ایک فرد ہے - جو حضرت مرزا صاحب ہیں ؕ

باقی رہا کسر صلیب کا مسئلہ - سو حضرت مرزا صاحب کی تصانیف سے ظاہر ہے کہ دلائل کی رو سے آپنے مسئلہ صلیب پرستی کو غلط ثابت کرنے سے صلیب کو کس طرح سے پاش پاش کر دیا - کیا کسر صلیب میں ابھی کچھ کسر باقی رہ گئی ہے جبکہ قریباً سب عیسائی صاحبان اور پادری صاحبان اس امر کو دلائل سے ثابت کرنے سے سخت عاجز آ گئے - کہ فی الواقعہ مسئلہ صلیب پرستی حق ہے - لیکن حضرت مرزا صاحب نے دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ سے ابطال کو کہ حضرت مسیح صلیب پر مرکر کفارہ ذنوب بنے ایسا غلط ثابت کیا کہ آج کسی بھی پادری صاحب کو اس مسئلہ پر کسی احمدی کے ساتھ گفتگو کرنے کی ہرگز ہرگز جرأت نہیں ؕ

پھر قتل خنزیر ہے - سو مفسد لوگوں پر اتمام حجت سے انہیں بھی قتل ہی کر دیا گیا ہے - اور انواع و اقسام کے عذابوں سے مفسدوں کا ہلاک ہونا ماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً کے ارشاد کے ماتحت اسی کے باعث سے ہے - باقی رہا یفیض المال - سو دنیا میں کثرت اموال ظاہر ہے - جس کا اصل باعث آپ کا ہی ظہور ہے پھر آپنے اعجازی تصانیف کو انعامی روپیہ کے ساتھ بطور تحدی پیش کیا - لیکن آج تک مخالفوں سے کوئی نہ اُٹھا جو آپکے اس انعامی مال کو قبول کرتا ؕ

پھر یہ کہ تکون السجدۃ الواحدۃ خیراً من الدنیا وما فیہا - سو یہ بھی ظاہر ہے کہ دنیا کی حرص اور لالچ اور نفسانی کا رنگ طبائع پر اسقدر غالب ہے - کہ حضرت مرزا صاحب کی اطاعت اور آپ کو قبول کرنا جو حضرت قوم کے سجود کی طرح ایک طرح کا سجدہ ہی ہے - بہت ہی مشکل ہو گیا - حتےٰ کہ اسکے اشکال کی وجہ سے اسپر ثواب کی بھی وہ بشارت ہے - کہ یہ ایک ہی سجدہ دنیا وما فیہا سے بہتر قرار دیا گیا - فطوبےٰ للساجدین ؕ

ہاں معترض کا یہ کہنا کہ مسیح موعود کے لئے حکم اور عدل کی صفت بیان کی گئی ہے - جو قادیانی میں نہیں پائی جاتی سو اسکے جواب میں یہ عرض ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے حکم اور عدل ہونے سے انکار کرنا ایسا ہی ہے - جیسے غیر مسلموں کا آنحضرت صلعم کی صفات اور حسنات سے انکار کرنا ہے - معترض کو چونکہ نہ علم ہے اور نہ عقل - اسلئے محض کورانہ تقلید اور متعصبانہ جوش سے محض نادانی کی وجہ سے کہدیا کہ قادیانی عادل اور حاکم نہیں - حالانکہ آپنے شریعت محمدیہ کے مسائل مختلف فیہا اور امور متنازع فیہا میں ایسا عدل اور فیصلہ کیا ہے کہ آپ کے مخالفین کو دم مارنے کی مجال نہیں رہی - مثال کے طور پر مسیح اور مہدی کی آمد کا مسئلہ ہی لو اسکے متعلق آپنے نصوص قرآنیہ و حدیثیہ کے رو سے کس صفائی کے ساتھ فیصلہ فرمایا ہے - کہ مسیح اسرائیلی جس کی انتظار میں یہ لوگ ہیں وہ مر گیا ہے - چنانچہ اسپر شواہد بیّنہ کے طور پر تیس آیات پیش کیں - پھر حدیث لا المھدی الا عیسیٰ کے رو سے مسیح موعود اور مہدی معہود کو ایک ہی شخص دو خطابوں والا اور دو شانوں والا ثابت کیا - اور پھر موعود کو آیت استخلاف اور حدیث امامکم منکم کے رو سے امت محمدیہ سے ثابت کیا ؕ

اور معیار صداقت اور منہاج نبوت کے رو سے اپنے دعوےٰ کی صداقت پیش کی - اور دشمنوں کا منہ بند کر دیا - اور ان پر حجت ملزمہ قائم کرکے سب کو خدا کے حضور ملزم ٹھہرایا جسپر انواع و اقسام کے عذابوں کا نزول مختلف اطراف میں جابجا ہو رہا ہے - فاعتبروا یا اولی الابصار ؕ

اب باوجود اسکے یہ کہنا کہ مرزا صاحب اس حدیث کے مصداق نہیں - کس قدر افترا اور کذب محض ہے ؕ

مفتی - وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ یہ آیت قرآن شریف کی ہے کہ سب اہل کتاب ان پر ایمان لائینگے انکی موت سے پہلے - جب وہ نیا سے رحلت کرینگے - انکی قبر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجرہ مبارک میں ہو گی - فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسیٰ ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر - یہ ساری حدیثیں مشکوۃ میں ہیں - اس حدیث میں قبر سے مراد مقبرہ ہے ؕ

احمدی - آیت کے صحیح معنے یہ ہیں کہ ہر ایک اہل کتاب ایمان لاتا ہی رہے گا - اپنے اس قول انا قتلنا المسیح کے ساتھ اپنی موت سے پہلے - یعنے باوجودیکہ خدا تعالےٰ نے ماقتلوہ و ماصلبوہ فرماکر اہل کتاب کی غلطی ظاہر کر دی - اور انکو ملزم ٹھہرایا - لیکن پھر بھی وہ ایسے ضدی ہیں کہ جب تک زندہ رہینگے اپنی زندگی میں موت سے پہلے پہلے اپنے قول انا قتلنا پر ہی ایمان لاتے رہینگے - ہاں جب موت آ جائے گی - تو پھر ان پر اصل حالات کا انکشاف ہو جائے گا - لیکن موت سے پہلے وہ اپنی ضد کو نہیں چھوڑتے - اور ایمان کا لفظ اس لئے اختیار کیا - کہ اہل کتاب مسیح کے قتل سے اپنی بریت کا فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں - یعنے یہ کہ ہمنے کسی سچے رسول کا انکار نہیں کیا

بلکہ اس کا کیا جو تورات کی ہدایت کے مطابق قتل ہو کے مفتری اور جھوٹا رسُول ثابت ہوتا ہے ۔

قبل موتہ کی دوسری قرأت قبل موتہم ہے۔ اس لئے یہ دوسری قرأت تعیین معنے میں اسی بات کی تائید کرتی ہے کہ موتہ کی ضمیر کا مرجع اہل کتاب کو سمجھا جائے نہ کہ مسیح کو ۔

پھر جب دوسری آیات محکمہ سے صریح طور پر مسیح کی وفات ثابت ہے۔ تو اس آیت کے معنوں میں اُلجھن ڈالکر اپنی مطلب براری کیلئے بیہودہ طور پر ہاتھ پاؤں مارنا لا حاصل ہے۔

باقی رہا قبر میں آنحضرت صلعم کی معیت میں دفن ہونا سو اس معیت سے عالم برزخ کی معیت مراد ہے نہ ظاہری قبر کی معیت۔ کیونکہ عالم برزخ کا نام عالم مثال اور عالم قبر بھی ہے۔ پھر معترض کا یہ قول کہ قبر سے مراد مقبرہ ہے ہماری اور بھی تائید کرتا ہے۔ جس سے اصل حقیقت اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ اگر قبر کے معنے مقبرہ کے لئے جائیں۔ تو اسکے یہ معنے ہونگے کہ مسیح موعود میرے مقبرہ میں جو اسلامی مقبرہ ہو گا۔ اور اہل اسلام کے مقبروں کی طرز پر ہو گا۔ دفن ہو گا۔ یہ اسلئے فرمایا کہ چونکہ غیر احمدی مسلمانوں نے آپ کو کافر قرار دیکر آپ کو اور آپ کے متبعین کو مسلمانوں کے مقبروں میں دفن ہونے سے روکنا تھا۔ اسلئے فرمایا۔ کہ اس کا مقبرہ اہل اسلام کے مقبرہ سے جو میرا ہی مقبرہ ہے علیحدہ نہیں بلکہ ان کا دفن ہونا میرے ہی مقبرہ میں دفن ہونا ہو گا دوسرے یہ کہ باوجودیکہ وہ نبی ہو گا۔ اور بڑی شان کا انسان ہو گا۔ لیکن اس کا جینا اور مرنا ملت اسلامیہ کے مطابق ہی ہو گا۔ الگ نہیں ہو گا۔ سو ظاہر ہے۔ کہ حضرة مرزا صاحب کا جینا اور مرنا سب اہل اسلام کی طرز پر ہی تھا۔ اور آپ کا دفن ہونا ایسے ہی مقبرہ میں ہوا۔ جو اسلامی مقبرہ ہونے کی حیثیت سے آنحضرت صلعم کا ہی مقبرہ ہے ۔

مفتی ۔ اولیاء اور انبیاء کی موت اختیاری اور اپنی خواہش سے ہوتی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر یہ قادیانی رجل صالح بھی ہوتا تو اسکی موت کچھ تو اختیار میں ہوتی۔ بے موقع اور بے محل فوت ہوا۔ پھر وہاں سے اپنے گھر پہنچا دیا گیا .... عباد صالحین کو دوسری جگہ نہیں لے جایا کرتے ۔

احمدی :۔ معترض کا یہ قول کہ اولیاء اور انبیاء کی موت اختیاری اور اپنی خواہش سے ہوتی ہے۔ آیت وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کے خلاف اور ان کا خواہش کرنا آیت ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ کے مخالف ہے ۔

معلوم ہوتا ہے کہ معترض صاحب کو نہ علم قرآن ہے نہ علم حدیث۔ یُوں ہی جہالت اور ناواقفی کی ہانکے جاتے ہیں ۔

ہاں آنحضرت کی موت کا واقعہ کہ آپ کو جینے اور مرنے کے متعلق مخیّر بنایا گیا۔ یہ آپ کی رفعت شان اور اعلےٰ مقام اور مرتبہ کی وجہ سے تھا۔ جس پر آپ نے دنیوی زندگی کے مقابلہ میں بوجہ شدت محبت الٰہی و حرص وصال آلہی بالرفیق الاعلےٰ فرماتے ہوئے موت کو ترجیح دی۔ اور ایسا ہی حضرت مرزا صاحب نے یہ فرماتے ہوئے کہ ؎

جلد آ پیارے ساقی اب کچھ نہیں ہے باقی
دے شربت تلاقی حرص و ہوا یہی ہے

آنحضرت صلعم کی طرح اپنی زندگی پر وصال الٰہی کی غرض سے موت کو پسند کیا۔ تا یہ ثابت ہو۔ کہ آپ آنحضرت کے کامل مظہر اور آپ میں پورے فنا ہیں۔ کہ ہر قدم میں اور ہر حال میں آپکی اتباع اور مظہریت کا کامل نمونہ دکھاتے ہیں۔ اور باوجودیکہ آپ کو آپ کو پچاسی سال تک کی عمر کی بشارت تھی۔ لیکن آپنے اس دعا سے ۸۵ کے مقابل ۷۵ سال تک کی زندگی پر ہی کفایت کی۔ اور یہ مخیّر ہونے کی صورت میں تھا ورنہ بلا تخیر ہونے کے یُوں ہی موت کا طلب کرنا یا یہ سمجھ لینا کہ موت خدا کے سوا کسی کے اختیار میں ہے یہ غلط محض اور خلاف تعلیم اسلام ہے۔ باقی رہا یہ کہ عباد صالحین کو دوسری جگہ نہیں لے جایا کرتے۔ سو اس سے تو آنحضرت کے سوا سب انبیاء اور اولیاء اور صلحاء پر اعتراض آئے گا۔ کیونکہ مقام موت پر وہ دفن نہیں ہوئے۔ بلکہ اس سے اٹھا کر دوسری جگہ ہی دفن کئے گئے۔ اور حدیثوں میں حضرت جابر کا اپنے باپ عبد اللہ کو ایک قبر سے نکالکر دوسری جگہ دفن کرنا معترض کے اعتراض کو بالکل باطل کر دیتا ہے ۔

مفتی ۔ نبی کا علم اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتا ہے۔ اس قادیانی کو حرف کا لکھنا اپنے استادوں سے بتایا ۔

احمدی ۔ معلوم ہوتا ہے کہ معترض بیچارے کو کچھ بھی علم نہیں محض تعصب سے زہر اگل رہا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے کہ نبی کا علم خدا کی جانب سے ہوتا ہے۔ لیکن قادیانی کو اُستادوں سے حرف بتایا ہے۔ کیا اُستادوں کا حرف بتانا نبوت کے منافی ہے۔ اگر یہی بات ہے۔ تو پھر آنحضرت کے سوا تو سب نبیوں نے استادوں سے بھی سیکھا۔ ہاں علم نبوت جو نبیوں سے خاص ہے۔ اور جس کا حاصل ہونا عنایت الٰہی پر منحصر ہے۔ وہ حضرة مرزا صاحب کو بھی دوسرے نبیوں کی طرح خدا کی طرف سے ہی عطا ہوا ہے۔ اور جسقدر دنیا کے لوگوں کو آپ کے علم نبوۃ سے فائدہ ہوا۔ وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ اسلئے قدردان ظلمات جہالت سے نجات دینے والا آفتاب نبوت جو موجودہ زمانہ کا نور ہے۔ وہ آپکو تسلیم کرتے ہیں۔ وانا منہم و الحمد للہ رب العالمین ۔

مفتی ۔ اسکے متبعین کا باہمی اختلاف ہے۔ اس امر میں کہ یہ قادیانی رسول تھا یا غیر رسُول۔ بعض اسکے لڑکے محمود کو خلیفہ تسلیم کرتے ہیں۔ اور بعض اسکے خلاف ہیں۔ یہ اختلاف اسکے کذب پر مبنی ہے۔ ضرور وہ کاذب تھا۔ اسوجہ سے اس کی رسالت کاذبہ میں اختلاف واقع ہو گیا۔ اسی طرح پہلے دجالوں کے متبعین میں اسی قسم کا افترا اور اختصام واقع ہوتا رہا ہے ۔

احمدی ۔ واہ معترض صاحب آپ جیسا بے علم معترض بھی شاید ہی دنیا میں ہو گا۔ حضرت مرزا صاحب کی مخالفت اور عداوت نے آپ کو ایسا اندھا کر دیا ہے کہ اعتراض کرتے وقت اتنا بھی نہیں سوچا کہ جس اعتراض سے مرزا صاحب کو دجالوں میں داخل کر رہا ہوں۔ اس سے دوسرے انبیاء اور بالخصوص آنحضرت صلعم کی ذات والاصفات بھی ان دجالوں میں شامل سمجھی جائے گی۔ بھلا اس بھلے مانس سے کوئی اتنا تو پوچھے کہ جس بات کو وہ مرزا صاحب کے کاذب اور دجال ہونے کا سبب قرار دیتا ہے۔ وہ بات پہلے انبیاء میں پائی جاتی ہے یا نہیں۔ اگر پائی جاتی ہے۔ اور پہلے انبیاء کی رسالت کے منکر اور اس میں اختلاف کرنے والوں کا وجود آج تک باقی ہے۔ تو کیا معترض صاحب ان پہلے انبیاء کی رسالت کو بھی جھوٹی رسالت مانکر اس سے منکر ہو جائینگے۔ مجھے حیرت آتی ہے۔ کہ ان لوگوں کو کیا ہو گا کہ ایک بات اپنے نفس سے بنا لیتے ہیں۔ پھر اسکو معیار قرار دیکر اسپر کسی رسول کی صداقت کو ناموافق پاکر دجالوں میں داخل سمجھ لیتے ہیں انہیں علم ہونا چاہیئے تھا۔ کہ حضرت عیسیٰ نبی کے متبعین

میں اختلاف ہی۔ اور آج تک اختلاف ہے۔ ایک کثیر حصہ انہیں نبی نہیں مانتا۔ اور بعض انکی خدائی کے قائل ہیں۔ پھر آنحضرت ؐ کی امت کا اختلاف ظاہر ہے کہ کسقدر فرقے پیدا ہو گئے۔ حتے کہ آنحضرت ؐ نے خود تہتر فرقوں کی پیشگوئی کہ میری اُمت تہتر فرقے ہو جائے گی۔ جس میں سے ایک ناجی اور بہتر ناری ہونگے۔ جیسا کہ اس پیشگوئی کے مطابق خدا کے فضل سے اس زمانہ میں یہ پیشگوئی ہو بہو وقوع میں آئی۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی جماعت جو ناجی فرقہ ہے۔ ایک طرف ہی۔ اور باقی سب باتفاق الکفر ملۃ واحدۃ ایک طرف۔ غرضکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں موجود ہے۔ اور ایسا ہی آنحضرت ؐ کے بعد آپکے متبعین میں خلفار کے متعلق اختلاف واقع ہوا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی کی خلافت کے منکر شیعہ اور خوارج آجتک موجود ہیں۔ کیا معترض صاحب اپنے اصول قرار دادہ کے مطابق اس بنا پر آنحضرت ؐ کو بھی جھوٹا اور دجال سمجھے گا۔ یا اپنے خود ساختہ غلط خیالات کو واپس لیکر بارگاہ الٰہی میں توبہ کرتے ہوئے آنحضرت اور دیگر انبیار کی تصدیق کے ساتھ حضرت مرزا صاحب کی نبوت کی بھی تصدیق کرے گا ٭

اشتہار

درخواست ملازمت

میں تاجر ہوں۔ لیکن تجارت بباعث چند اتفاقات کے میرے لئے سودمند نہیں ہوئی۔ میں دوکان کو بالکل چھوڑنا چاہتا ہوں۔ اور ملازمت کا خواہاں ہوں۔ احمدی برادران میں سے اگر کوئی ذی وسعت ملازم کا طالب ہو۔ یا زمینداران میں سے کوئی کارندہ کا خواہاں ہو یا تجار میں سے کوئی کارکن کا متلاشی ہو۔ تو بندہ تیار ہے۔ تنخواہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔ تجارت میں مجھے تجربہ حاصل ہے۔ اردو کی علمیت عمدہ ہے۔ انگریزی میں بھی قدرے مہارت ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کی جاوے

تجمل حسین۔ معرفت سکرٹری انجمن احمدیہ
مظفر نگر۔ ممالک متحدہ

ضرورت نکاح

پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ نکاح ثانی کا ارادہ ہے۔ پندرہ روپیہ ماہوار تنخواہ اول درجہ کا پٹواری۔ چالیس بیگھہ زمین ذات ارائیں۔ سکونت قصبہ سنور۔ مزید حالات بذریعہ خط و کتابت بہتر ہے ٭

محمد علی احمدی۔ پٹواری گھڑونواں تحصیل سرہند ریاست پٹیالہ

ضرورت شادی

جائداد ایک مکان قریباً ۳ ہزار روپے کا ہے۔ پانچ چھ سو نقد۔ اور روزانہ آمد قریباً سوا روپیہ۔ نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ باغبان قوم والے احمدی خط و کتابت فرمائیں تو بہتر ہے ٭

نظام الدین۔ یکی دروازہ۔ لاہور

ہمارے مطب کے عجیب و غریب و مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپکے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تاکہ تجویز ادویہ میں سہولت ہو ٭

مفصلہ ذیل ادویہ کے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقیماندہ دوائی محفوظ کرکے واپس کردیں تاکہ اسکے عوض میں دوسری دوائی بھیجی جاوے۔ ہر ایک دوائی کا محصولڈاک بذمہ خریدار ہے ٭

مصری گولیاں۔ قبض کے واسطے ایک گولی یا شدید قبض کی حالت دو۔ اور دستوں کے واسطے۔ تمام انگریزی اور یونانی ادویات سے مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی درجن ۴؎

تریاق الخنازیر۔ ہنیجروں کا داخلی و خارجی نہایت عمدہ علاج ہے۔ جس کو باستقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا ہے۔ اور ورم بھی ٹھیک ہو جاتا ہے۔ بہ یوم کیواسطے قیمت پانچ روپے (صہ)

غریب نواز گولیاں یہ گولیاں ایک نہایت تجربہ کار ڈاکٹر کی تجویز کردہ ہیں۔ اور مندرجہ ذیل امراض میں تجربہ کیگئی ہیں۔ اور مفید ثابت ہوئی ہیں۔ نیورلیجیا یعنے عصبی درد۔ جیسے درد شقیقہ عصابہ عرق النسار وجع مفاصل اور تصفیہ خون اور اشتہار بڑھانے کے لئے اور قوائے دماغیہ کو طاقت دینے کے لئے اور قوئی کی تحریک کے لئے ان بڑھ کر دواؤں میں ملنا مشکل امر ہے۔ فی گولی ۲؎

المشتہر
حکیم محمد زمان عباسی معالج خاندان نواب محمد علیخان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ۔ قادیان ضلع گورداسپور

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مقوی اعصاب گولیاں

یہ گولیاں ہر قسم کے ضعف اعصاب کو دور کرتی ہیں چونکہ اعصاب کا مبدار دماغ ہے۔ اور ان کا جال تمام جسم میں پھیلا ہوا ہے اس لئے یہ گولیاں مقوی دماغ اور مقوی معدہ اور مقوی حافظہ اور کثرت بول کے لئے ازحد مفید ہیں۔ دماغی محنت کی تھکان کو رفع کرتی ہیں اسی طرح اور بھی بعض فوائد ہیں۔ قیمت فی درجن عہ اور ایک درجن سے اوپر فی گولی لمہ اور فیصدی چھ روپے چار آنہ لیکن اخبار الفضل کے حوالہ سے منگوانے والوں کے لئے ایک روپیہ میں ۱۵ گولیاں۔ اس سے اوپر فی گولی ا؍ اور فی سینکڑہ ۵؎ جبر۔ پرچہ ترکیب استعمال دوائی کے ساتھ بھیجا جائیگا۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجنا چاہیئے۔ ملنے کا پتہ:-

حکیم محمد الدین احمدی۔ گوجرانوالہ

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

حکیم صاحب نہایت مخلص اور پرانے احمدی ہیں اور علم طب میں پرانا تجربہ رکھتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول بھی آپکی بعض دواؤں کو استعمال کرواتے تھے مجھے اعتماد ہے کہ اخلاص اور محبت سے ملیار کیگئی ہیں ٭

خاکسار مرزا محمود احمد